بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۶ نمبر ۱۷

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم ستمبر ۱۹۳۲ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

بیرون ہند ۸ روپے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

تربیت اولاد	۳-۶	محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ نئی دہلی .....
ازدواجی تعلقات قرآن پاک کی روشنی میں	۶-۱۱	مولانا ابو العطاء اللہ دتا صاحب مبلغ فلسطین
عورت کا نصب العین کیا ہو ..	۱۱-۱۴	محترمہ عائشہ صدیقہ قادیان ....
احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ...	۱۴-۱۶	محترمہ طاہرہ خاتون پورہ ....
نماز کی فلاسفی	۱۶-۱۸	محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ ....
متفرقات	صہ ۱۹	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طفلک معصوم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ

بتا کہاں سے تو آیا ہے نونہال میرے
چھپا تھا کونسی دنیا میں خوش جمال میرے؟

فلک کا یا کوئی ٹوٹا ہوا ستارہ ہے
ہماری گود میں کس نے تجھے اُتارا ہے؟

ملیں کہاں سے تجھے ایسی نیلگوں آنکھیں
کہاں سے لایا تو اپنی یہ پُر فسوں آنکھیں

چمک دمک تیری آنکھوں میں آگئی کیونکر؟
کہاں سے ہوگئی اس طرح تیری تیز نظر

کہاں سے آگئی سُرخی یہ گورے گالوں پر
گلاب سے ترے رخسار ہو گئے کیونکر؟

یہ کھیلتا ہے تبسم جو تیرے ہونٹوں پر
سکھایا کس نے تجھے مسکرانا جان پدر

عطا کہاں سے ہوا ہے تجھے یہ حسن و جمال
بتا اے گلشنِ معصومیت کی تازہ نہال!

بچہ

وہ ذات اَحد و یکتا نہیں ہے جس کو زوال
جو خود جمیل ہے اور چاہتی ہے حسن و جمال

اسی جمال کا ایک ذرہ درخشاں ہوں۔
اسی کے نور کا ایک جلوۂ گریزاں ہوں

بنا کے بھیج دیا مجھ کو طفلکِ معصوم

(اختر جوناگڑھی)

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ڈلہوزی سے چند روز کیلئے قادیان دارالامان تشریف لائے۔ لاہور اس دعوت میں شریک ہوئے جو ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ اور پھر ڈلہوزی تشریف لے گئے + ۲۔ حضرت اُم المومنین سخت بیمار ہوگئیں۔ اسہال تھے اور بخار۔ ارجنٹ تار بھیجنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ڈلہوزی سے اور ہر دو صاحبزادیاں محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ سے۔ صاحبزادہ حافظ ناصر احمد صاحب شملہ سے دارالامان پہنچ گئے۔ اب حضرت ام المومنین کو بہت حد تک آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے + ۳۔ آٹھ اکتوبر یوم التبلیغ مقرر ہوا ہے۔ اس روز ہر فرد احمدیت انفرادی طور پر فریضۂ تبلیغ و دعوت بجا لائے گا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء

تربیت اولاد

بذریعہ دعاء

نمبر ۶

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

میں نے مضمون نمبر ۱ میں بتایا تھا۔ کہ علاوہ تدابیر اور اسباب کی پیروی کے۔ ہمیں اولاد کے حق میں دعا بھی کرنی چاہیئے۔ اور اسے ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے۔ بلکہ اسباب کی پیروی بھی اسی لئے کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ ورنہ محض اسباب پرستی سخت گناہ بلکہ شرک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کو ہی سب سے بڑا حربہ بتلایا ہے۔ اور تمام عمر دعاؤں پر ہی زور دیتے رہے چنانچہ فرمایا ؎

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ ربِّ عزّ و جل
یہ شجر اس نہر ہی سے لادیں گے ایک دن ثمار
دن چڑھا ہے دشمنانِ دین کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار
اے مرے پیارے ضلالت میں پڑی ہے میری قوم
تیری قدرت سے نہیں کچھ دُور گر پائیں سدھار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتئِ اسلام تا ہو جاوے اس طوفاں سے پار
گر کرے معجز نمائی ایک دم میں نرم ہو
وہ دلِ سنگیں جو ہووے مثلِ سنگِ کوہسار
اے خدا کمتر ہیں ہم تو اپنے ہاتھوں سے اٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اُٹھا لے سارا بار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسّی کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اشتہارات کا کچھ شمار نہیں۔ لدھیانہ۔ دہلی۔ ہوشیار پور۔ سیالکوٹ امرتسر۔ لاہور وغیرہ مقامات پر جا کر تقریریں بھی کیں۔ بلکہ بعض مقامات پر کئی کئی ماہ قیام فرمایا۔ آخری ایام میں آپ نے فرمایا۔ کہ ”ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دنیاوی نہیں رکھا۔ ہم قادیان میں ہوں یا لاہور میں جہاں ہوں ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں۔ معقول رنگ میں اور منقولی طور سے

تو اب ہم اپنا کام ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دُعائیں باقی ہیں۔ خدا نے بھی کوئی امر باقی نہیں اٹھا رکھا۔ معجزات اس کثرت اور ہیبت سے دکھائے گئے ہیں۔ کہ دوست اور دشمن ان کی عظمت اور شوکت کو مان گئے ہیں اگر کوئی ہدایت نہ پائے۔ تو ہمارے اختیار کی بات نہیں ہے۔ خدا کے سلسلے کو ہتک اور خفت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اس نے بہت بڑا ارادہ کیا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے۔ صدق اور اخلاص اور محبت اور عاجزی و لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلےٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور دعا میں محویت اور تضرعات سے آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔ پھر جس طرح شدت کی گرمی کی انتہا کے بعد برسات کی ابتدا میں آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کیطرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کر دیتی ہے۔ اور تقدیریں بدلتی ہیں اور الٰہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ قضاء وقدر کی ٹھنڈی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی ماہیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب کے درمیان میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالےٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ دعاؤں کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کیطرف کامل یقین، کامل امید، اور کامل محبت۔ اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا۔ فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکلتا جاتا . . . ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے۔ بارگاہ الوہیت ہے۔ اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جل شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کیطرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس دعا کا اثر ان تمام مادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر

بارش کے لئے دعاء ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعی جو بارش کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔ اس دعاء کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعاء ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعاء ہی ہے۔ اور جسقدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائبات کرامات دکھاتے رہے۔ اسکا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھائیں۔ جو اس اُمّی و بیکس سے محالات کیطرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم و بارک علیہ و آلہٖ۔

ایسا ہی قطب ربّانی و غوث سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تیری دعاؤں کو قبول کرے تو اس بات کا یقین کر -- اور سمجھ لے۔ کہ تیرے ہاتھ تیرے پاؤں تیری زبان تیری آنکھ اور تیرا سارا وجود اور اس کے تمام اجزاء تیری راہ میں بُت ہیں۔ اور مخلوق میں سے دوسری تمام چیزیں بھی تیری راہ میں بُت ہیں۔ تیرے بچے تیری بیوی اور ہر ایک دنیا کی مراد جو تو چاہتا ہے۔ اور دنیا کا مال اور دنیا کی عزّت اور دنیا کا ننگ و ناموس اور دنیا کا رجا اور خوف اور زید و بکر پر توکّل یا خالد و ولید کی ضرر رسانی کا خوف یہ سب تیری راہ میں بُت ہیں۔ سو تو ان بتوں میں کسی کا فرمانبردار مت ہو۔ پس اگر تو نے ایسا کر لیا تو تو کبریت احمر ہو جاویگا۔ اور تیرا مقام نہایت رفیع ہو گا۔ یہانتک کہ تو نظر نہیں آئے گا۔ اور خدا تعالےٰ تجھے اپنے نبیوں اور رسولوں کا وارث بنائیگا۔ اور تیری دُعاؤں اور تیری عقد ہمت اور تیری برکت سے لوگوں کے سخت غم دُور کئے جاویں گے۔ اور قحط زدوں کیلئے بارشیں ہوں گی۔ اور کھیتیاں اُگیں گی۔ اور بلائیں اور محنتیں ہر ایک خاص و عام کی یہانتک کہ بادشاہوں کی مُصیبتیں تیری توجّہ اور دعاء سے دُور ہوں گی اور ید قدرت تیرے ساتھ ہو گا۔ اور جس طرف وہ پھرے اُسی طرف تُو پھرے گا۔ اور لسان الازل تجھے اپنی طرف بُلائے گی۔ یعنے جو کچھ تیری زبان پر جاری ہو جاویگا وُہ خداوند تعالےٰ کیطرف سے ہو گا۔ اور اس میں برکت رکھی جاوے گی۔ اور تو اُن تمام راستبازوں کا قائم مقام کیا جاوے گا۔ جن کو تجھ سے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم دیا گیا۔ اور تکوین تیرے سپرد کی جاوے گی۔
یعنے دعا اور تیری توجہ عالم میں تصرف کرے گی
اور پھر اگر تو معدوم کو موجود کرنا یا موجود کو معدوم کرنا
چاہیگا۔ تو وہی ہو جاوے گا۔ اور امور خارق عادت
تجھ سے ظاہر ہوں گے اور تجھ کو اسرار اور علوم لدنیہ
اور معارف غریبہ حاصل ہوں گے۔ جن کے لئے
تو امین اور مستحق سمجھا جاوے گا +

پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ
اپنے فضل و کرم سے ہمیں اور ہماری اولاد کو ایسا ہی
کر دے۔ آمین ثم آمین۔ کیونکہ اس کے دربار میں
کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اور ہمارے لئے مایوسی
کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ خود اپنے
الہام پاک سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یوں
مخاطب فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں
کے گروہ کو بڑھاؤں گا۔ اور اُن کے نفوس میں اور
اموال میں برکت دونگا۔ اور وہ تا بروز قیامت
اُس دوسرے گروہ پر جو حاسدوں اور معاندوں کا
گروہ ہے۔ غالب رہیں گے۔ اور علی حسب الاخلاص
اپنا اپنا اجر پاویں گے +

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(صغریٰ بیگم از نئی دھلی)

اپنا اپنا بقایا جلد ادا فرمائیں
ورنہ مصباح کا "وی۔ پی" وصول کرنے
کے لئے تیار رہیں + (مینجر)

ازدواجی تعلقات قرآن پاک کی روشنی میں!

خاوند اور بیوی کے حقوق!!

مشیت ایزدی نے ہر مخلوق کو جوڑا پیدا کیا ہے
زمین و آسمان۔ بحر و بر۔ ظلمت و نور۔ دن اور رات غرض
قدرت کی تمام کائنات میں پھر نباتات۔ حیوانات۔
اور انسانوں میں بھی نر و مادہ کی نسبت موجود ہے
کوئی وجود۔ کوئی مخلوق بہر نوع اپنی ذات میں کامل
نہیں۔ بلکہ وہ دوسرے کا محتاج ہے۔ مخلوقات
کی یہ حالت توحید خالق پر ایک زبردست دلیل
ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن کل شیئٍ خلقنا
زوجین لعلکم تذکرون (ذاریات ع ۳) کہ ہم نے
ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ تا تم نصیحت حاصل کرو عبرت
حاصل کرو۔ اور اپنے خالق کا کبھی شریک نہ گردانو +

انسان کو اللہ تعالےٰ نے اشرف المخلوقات
قرار دیا ہے۔ اور انسان درحقیقت اس وسیع جہان
کے بالمقابل عالم صغیر ہے۔ اس لئے تمام فطری
استعدادیں نمایاں طور پر اور ارتقائی صورت میں
صرف انسان میں ہی نظر آتی ہیں۔ اور ان طبعی خواص
کو شریعت کے سانچہ نے نہایت ہی خوشنما اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت بنادیا ہے۔ میاں بیوی کا رشتہ ایک طبعی رشتہ ہے۔ کافر و مومن بے دین و دیندار عام حالات میں مساوی نظر آتے ہیں۔ کیونکہ بشریت کے تقاضوں میں سب برابر ہیں۔ طبعی رشتہ پر بحث کرنے کے مختلف پہلو ہیں۔ لیکن اس مضمون میں محض میاں بیوی کے باہمی حقوق پر قرآن مجید کی صرف ایک آیت سے کچھ بیان کرنا مقصود ہے،

تاریخ اور واقعات اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ انسانوں نے اس مقدس رشتہ کو مختلف نظروں سے دیکھا ہے۔ ہمیشہ ہی اسکے متعلق افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ انفرادی حالات سے قطع نظر کرتے ہوئے جو شخصی جذبات کا طبعی نتیجہ ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر بھی اس ترازو کے دو پلڑے یکساں نظر نہیں آتے۔ کبھی عورت کو مرد کے سر کا تاج قرار دیا گیا۔ تو کبھی اسے جوتی سے تعبیر کیا گیا۔ مردوں نے بسا اوقات صنف نازک کے حقوق پر جابرانہ قبضہ کیا۔ اور اس کی حقوق طلبی کو تمدن کے برخلاف بغاوت کے نام سے موسوم کیا۔ اور بعض اوقات بعض ممالک میں عورت نے اپنی حدود سے بے جا تجاوز کیا۔ ان تمام حالات نے متاہلانہ زندگی کو نہایت گھناؤنا کر دیا۔ اور آدم و حوا کی جنت کو دوزخ سے بدل ڈالا۔

مدبرین نے جدوجہد کی۔ عقلمندوں نے کدو کاوش سے کام لیا۔ بہت کچھ اصلاح ہوئی مگر علاج کی آخری صورت پیدا نہ ہوئی۔ شریعتیں نازل ہوئیں۔ انبیاء مبعوث ہوئے۔ سب نے عورت کی بگڑی کو بنانا چاہا۔ اور مقدور بھر کوشش کی۔ جسکے نتیجہ میں تمدن عالم نے ایک بہترین شکل اختیار کر لی لیکن زیادہ دیر نہ گزری۔ کہ اہل دنیا آموختہ درس فراموش کر بیٹھے اور پھر وہی کجروی، بے انصافی ظلم آرائی۔ جنگ آزمائی۔ اور تمدن کی بربادی کے مشغلے جاری ہو گئے۔ اس دور ظلمت میں عورت مظلوم عورت نہایت بیکس اور بے بس نظر آتی ہے، حتے کہ آمنہؓ کا فرزند۔ امن کا پیغمبر۔ سلامتی کا پیغام لئے نمودار ہوتا ہے۔ اور صدیوں کی مصیبت زدہ عورت کی عزت۔ حیثیت اور مرتبت کو یکدم بلند کر دیتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ اس نے اس مردہ کو زندہ کیا۔ گور سے نکالا۔ قوت پرواز بخشی اور فضاؤں کی بلندیوں پر اڑنا سکھایا۔ تو یہ اس حقیقت کا ایک ادنیٰ سا بیان ہے۔ جو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئی۔ اللّٰھم صلّ علیہ وسلم

قرآن مجید میاں بیوی کے حقوق کے متعلق ایک جگہ فرماتا ہے۔ "ھن لباس لکم وانتم لباس لھن" یہ الفاظ ایک آیت کا حصہ ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ تمدن کے اس مشکل ترین مسئلہ کو ان چھ لفظوں میں نہایت ہی بہترین صورت میں حل کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا کہ اس سے بہترین حل ممکن نہیں۔ اور نہ آج تک ہوا ہے۔ اس فقرہ کے لفظی معنے یہ ہیں۔ کہ "عورتیں تمہارا لباس ہیں۔ اور تم ان کا لباس ہو"۔ اس مختصر عبارت میں کم از کم دس نہایت اہم امور کو بیان کیا گیا ہے۔ جس سے قرآن مجید کی بلاغت۔ اختصار اور معجز بیانی بھی ظاہر ہے۔ انسانی زبان میں اس قسم کا پرمغز اور مختصر جملہ ملنا ناممکن ہے*

اوّل۔ ضرورت نکاح۔ عورت کو مرد کا اور مرد کو عورت کا لباس قرار دیکر نکاح کی اہمیت بتادی یعنے بغیر نکاح انسان ننگا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کہ انسان کا ایمان بھی کامل نہیں ہوتا۔ جبتک شادی نہ کرے۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام میں رہبانیت (ترک نکاح) جائز نہیں۔ پھر فرمایا نکاح کرنا میری سنت ہے۔ جو میری سنت سے بے رغبتی کرتا ہے۔ اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ گویا نکاح کرنا فرض ہے۔ اور داخل عبادت۔ دنیا کے لوگ آج شادی اور تجرد میں اصلیت پر بحثیں کرتے ہیں۔ قرآن مجید آج سے تیرہ سو برس پیشتر فیصلہ کرتا ہے۔ کہ شادی کرنا ضروری ہے۔ انسانی ننگ و عار چھپانے کا ذریعہ ہے*

دوم۔ مساوات۔ عورت کو مرد کا لباس قرار دیا۔ مگر اس پر ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ مرد کو بھی عورت کا لباس قرار دیا۔ گویا بالفاظ دیگر ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف۔ کا بیان کر دیا قرآن مجید میں لفظ لباس لازم و ملزوم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ خواہ وہ لازم مفید ہو یا مضر جیسے فرمایا: "لباس الجوع والخوف"۔ لیکن اس جگہ پر "لباس" کے ساتھ لام لاکر بتا دیا کہ یہ لباس فائدہ والا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی اشارہ کر دیا۔ مساوات سے مراد قوانین قدرت کی خلاف ورزی یا تمدن انسانی کی ضرر رساں مساوات مراد نہیں بلکہ وہ حقیقی اور سچی مساوات مراد ہے۔ جو دونوں کے لیے دین و دنیا میں مفید ہے*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم۔ تربیت۔ لفظ لباس میں خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک کو اپنی اور دوسرے کی جسمانی تعلیمی۔ اخلاقی۔ اور روحانی تربیت کا فرض بتلایا ہے۔ لباس خوبصورت اور چمکیلا ہو۔ مگر صاحب لباس کی اخلاقی حالت گندی ہو یا اخلاقی حالت اچھی ہو مگر لباس گندہ اور بدبودار ہو۔ لوگ بہرحال ملامت کریں گے۔ قابل تعریف وہی انسان ہوگا جسکے اخلاق بھی اعلےٰ ہوں اور لباس بھی پاکیزہ اور ستھرا ہو۔ لباس کو اللہ تعالےٰ نے موجب زینت قرار دیا ہے۔ (اعراف ع ۳) گویا مرد عورت کی زینت اور عورت مرد کی زینت ہے۔ اسی لئے فرمایا وثیابک فطھر۔ اپنے لباس کو پاک رکھو۔ قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اگر ذرا غور کیا جاوے۔ تو اس

سے بڑھکر تربیت و اصلاح کی ترغیب اور کیا ہو سکتی ہے*

چہارم۔ کلی موافقت۔ اس لفظ سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خاوند اور بیوی میں کامل محبت۔ ایک دوسرے سے موافقت ہونی ضروری ہے، کیونکہ لباس وہی خوبصورت ہوتا ہے جو پہننے والے کے مناسب (فٹ) ہو۔ اسی لئے اسلام نے ظاہری لحاظ سے کفو کی شرط ضروری قرار دی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (روم) کہ خدا تعالےٰ نے تمہارے درمیان الفت محبت اور ہمدردی کو پیدا کیا ہے۔ اچھے لباس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اسی لئے فرمایا۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ اے خدا ہماری بیویوں یا خاوندوں۔ اور ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں نیکوں کا امام بنا۔

پنجم۔ عیب پوشی۔ کمزوریوں سے تو خدا تعالےٰ کی ذات ہی پاک ہے۔ انسانوں میں تو نقائص موجود ہیں۔ کم از کم بشری کمزوریاں تو ضرور ہیں۔ اس لئے زوجین کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کے لئے لباس بنیں۔ عیب کو چھپائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ رات کے متعلق فرماتا ہے۔ وجعلنا اللیل لباسا (النباء) کہ ہمنے اسے لباس بنایا ہے۔ پس بیوی اور خاوند کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کے رازدار۔ وفادار اور عیب پوش ہوں۔ فرمایا یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا (اعراف ع ۳) اے انسانو! ہمنے لباس اتارا ہے۔ جو تمہارے عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے۔ اور موجب عزت ہے۔ نکاح اور لباس میں ہر دو مشابہتیں موجود ہیں۔ اولاد ہوتی ہے جو عزت کا موجب ہے۔ نیک خاوند اور نیک بیوی بجائے خود عزت ہے۔ لہٰذا جو میاں بیوی عیب چینی کرتے ہیں۔ نقصوں کے ہی درپے رہتے ہیں۔ آپس میں اختلاف و شقاق پیدا کرتے ہیں۔ وہ گویا خدا تعالےٰ کے عطا کردہ لباس کو اتارنا چاہتے ہیں۔ اور یہ شیطانی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیساکہ آدم وحوا کے قصہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ینزع عنھما لباسھما لیریھما سوآتھما (اعراف ع ۳)

ششم۔ دوام تعلق۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں تو زوجیت کے رشتہ کی بھی اتنی ہی قیمت ہے۔ جتنی دیگر قدرتی رشتوں کی۔ اسی لئے جنت میں بھی مومن مرد اور ان کی نیک عورتیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ اس آیت میں لفظ لباس کے ذکر سے اس تعلق کو دائمی رکھنے کی تاکید مدنظر ہے احصان اور لزوم مبیت کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور طلاق وخلع کی ممانعت کی ہے۔ کیونکہ طلاق و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلع درحقیقت حالات کی بالکل معکوس صورت کا نام ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو یہ ہرگز پسند نہیں اگرچہ لفظ لباس میں تعلقات کی انتہائی ناگواری اور اصلاحی تدابیر کی ناکامی کی صورت میں قطع تعلقات کی اجازت کیطرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ انسانی طبائع یکساں نہیں ہیں۔ لیکن اس لفظ لباس اور لام۔ پھر جملہ اسمیہ سے جو دوام پر دلالت کرتا ہے۔ طلاق و خلع کو ناپسند فرمایا ہے۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالےٰ نے خلع کی اجازت دی ہے وہاں بھی فرمایا ہے۔ "الصلح خیر" صلح بہر صورت موجب برکت ہے۔ طلاق کے متعلق تو آنحضرت صلعم کا صریح ارشاد ہے۔ ابغض الحلال الی اللہ الطلاق (ترمذی)۔ حلال کردہ اشیاء میں طلاق باری تعالےٰ کو نہایت ناپسند ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتم۔ ذریعہ تقویٰ۔ ظاہری لباس گرمی سردی سے بچاتا ہے۔ تقیکم الحر۔ میاں بیوی کا رشتہ گناہوں کی گرمی سردی یعنے افراط و تفریط سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں۔ نکاح غض بصر اور بدکاریوں سے بچنے کا ذریعہ ہے قرآن مجید کہتا ہے۔ ولباس التقویٰ ذالک خیر (اعراف) بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ گویا جس طرح ننگ ڈھانکنے کا لباس ہے۔ اسی طرح نیکیوں میں ترقی کرنے۔ صلاحیت میں آگے بڑھنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن

ہشتم۔ آزادئی انتخاب۔ بیوی خاوند کا لباس ہے اور خاوند بیوی کا۔ اس میں یہ بھی بتا دیا کہ میاں بیوی کو انتخاب کا آزادانہ اختیار ہے۔ یعنی ولی مجبور نہیں کر سکتا۔ لیکن لام کی قید نے اس آزادی کو مفید ہونے کی صورت سے متقید کر دیا۔ اسی لئے شریعت نے نکاح میں ولی کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ گویا درمیانی راستہ اختیار فرمایا ہے خیر الامور اوسطھا۔

نہم۔ حسن سلوک۔ لباس کے لفظ میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو۔ یکجان ہو کر رہو۔ مگر جس طرح لباس نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تجھے زینت دی۔ تجھ پر احسان کیا۔ اور نہ ہی صاحب لباس لباس پر احسان جتانے کا حقدار ہے۔ اسی طرح تم بھی ایک دوسرے پر فخر نہ کرو۔ احسان نہ جتاؤ۔ بلکہ تمہاری محبت۔ اور حسن سلوک طبعی بھلائی کے رنگ میں ہو۔ گویا چاہیئے۔ کہ دوئی باقی نہ رہے۔ یگانگت ہو۔ اور اپنے حسن سلوک کو یاد نہ کرو۔ کیونکہ یہ اس مقام پر مہلک چیز ہے +

دہم۔ قربانی۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ لباس بہر صورت صاحب لباس سے کمتر ہوتا ہے۔ اور وہ صاحب لباس کی عزت و زینت کی اظہار کا ذریعہ ہو۔ وہ لفظوں میں نہیں۔ مگر زبان حال سے

صاحب لباس کا مدح سرا ہوتا ہے۔ کیونکہ لفظی
گویائی کی اُسے طاقت نہیں۔ اب اسی اصول
پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عورت مرد کا لباس ہے یعنی
اسے بجائے اپنی مدح سرائی اور لطافت و نزاکت کے
قصوں سے کنارہ کش ہو کر مرد (صاحب لباس) کی
تعریف کرنی چاہیئے۔ اسی طرح مرد عورت کا لباس
ہے۔ یعنے اسے اپنی تعریفوں کے پل باندھنے اور
اپنی برتری کے افسانوں کو چھوڑ کر عورت (صاحب
لباس) کی تعریف کرنی چاہیئے۔ غور فرمائیے ایسا
ہو جانے سے فضا کسقدر معطر ہو سکتی ہے آجکل
ہو یہ رہا ہے۔ کہ عورتیں اپنے مضمونوں میں عورت
کی فضیلت پر آیات و احادیث سے صفحات
بھر رہی ہیں۔ اور مرد ان آیات و احادیث کو بیان
کر رہے ہیں۔ جن میں عورتوں پر مردوں کی اطاعت
فرض بتائی گئی ہے۔ حالانکہ اسکے برعکس چاہیئے تھا
جیسا کہ اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید نے مردوں کو عورتوں
سے حسن سلوک۔ اور عورتوں کو مردوں سے محبت
و مروت کے سلوک کی تلقین کی ہے۔ تا ترازو برابر
رہے۔ لہذا لائق ماں کا فرض ہے۔ کہ بیٹی کو اسکے
واجبات بہ حیثیت بیٹی۔ بہن۔ بیوی اور ماں
کے بتلائے۔ اور قابل باپ بیٹے کو اسکے فرائض
سے بیٹا۔ بھائی۔ خاوند اور باپ ہونیکی حیثیت
میں آگاہ کرے۔ تا دونو خط نقطہ مرکزی پر جمع
ہو جاویں اور اسلام کا منشا پورا ہو٭ والسلام۔۔!

مصباح

مولانا المکرم پہلے مبلغ ہیں جنہوں نے
مردوں کے ساتھ عورتوں کی تعلیم و
تربیت کا خیال رکھا ہے۔ اور التزام کے ساتھ
مضامین بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا ہے امید ہے
مولانا موصوف یہ سلسلہ جاری رکھینگے
وفقہ اللہ وایانا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کا نصب العین کیا ہو!

خدا کا شکر ہے۔ کہ مردوں کا وہ تعصب جو
عورتوں کی تعلیم و تربیت میں صدیوں حائل رہا
تھا۔ آج بہت بڑی حد تک دور ہو چکا ہے جہالت
کے بادل چھٹ چکے ہیں اور اس فرقہ مظلوم کی حق
رسی اور حق نوازی کی شعاعیں ہندوستانی تہذیب و
معاشرت کی فضا میں نور بار ہو رہی ہیں۔ وہی لوگ
جو عورتوں کو طبعاً و فطرتاً ناقص العقل اور ناقص الدین
سمجھ کر ان کیطرف سے تغافل برت رہے تھے۔
آج زمانہ کی ضروریات سے مجبور ہو کر اپنی بچیوں کی
تعلیم و تربیت میں مصروف نظر آ رہے ہیں۔ اور
ملک میں ہر طرف حمایت نسواں کی مختلف تحریکات
جاری ہو چکی ہیں٭

سو اب جسقدر اچھی تعلیم اور جتنی عمدہ تربیت
بچیوں کو نصیب ہو گی۔ اتنی ہی وہ ملک و ملت
کے لئے مفید ثابت ہونگی۔ ایسے عمدہ نتائج کے

حصول کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ بچوں کو زیور اخلاق سے مرصع کریں۔ ان کے دماغوں کو تعلیم کے نور سے منور کریں۔ اور انہیں وہ تعلیم دلائیں جو نہ صرف ان کے اپنے وجود کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔ بلکہ وہ انہیں اس قابل بنادے۔ کہ انکا چلن۔ انکے اخلاق۔ غرضیکہ ان کی ہر نقل و حرکت سے ان ہستیوں کے لئے درس عمل کا سامان مہیا ہو سکے۔ جو آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ اور شمع ہدایت بننے والی ہیں۔

جس طرح کوئی عالیشان عمارت ایک ایک اینٹ کرکے بنتی ہے۔ اور اس کی بناوٹ خوبصورتی و مضبوطی میں ہر اینٹ کا حصہ ہے۔ اسی طرح قومیت کی تعمیر قوم کے ایک ایک فرد سے ہوتی ہے۔ قوم کا ہر ہر فرد قوم کی خوشحالی ترقی و استحکام کا ذمہ دار ہے۔ ان میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ اور مرد بھی۔ کوئی عورت یا لڑکی قوم سے باہر ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ہر مرد اور عورت کا اپنی قوم میں وہی درجہ ہے۔ جو کسی بڑی سی بڑی عمارت میں اینٹوں کی جگہ ہوتی ہے۔ اگر ایک ایک کرکے اینٹیں نکل جائیں تو پھر عمارت عمارت نہ رہے گی۔ ہر عورت و ہر لڑکی کو اپنی قوم کی بھلائی کی خواہش کرنے اور اس میں حصہ لینے کا وہی حق حاصل ہے۔ جو کہ کسی مرد کو ہے +

ترقی نسوان سے یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ عورت کونسل کی ممبر ہو۔ عورت وکیل ہو۔ جج ہو۔ یا سپاہی ہو۔ عورت کی حقیقی ترقی یہی ہے۔ کہ وہ ایک مکمل ماں۔ ایک مکمل بیوی۔ اور ایک مکمل بہن، اور ایک مکمل بیٹی ہو +

عورتوں کا ایسے کاموں میں جا گھسنا ایسا اچھا و موزوں نہیں دکھائی دیتا۔ جن کو مرد بخوبی بجالاتے ہوں۔ جو کام مرد نہیں کر سکتے۔ وہ تربیت اولاد ہے۔ گھر کی خوش انتظامی ہے۔ عورت ہو یا مرد ہر انسان کی خوبی یہی ہے۔ کہ وہ اپنے ان فرائض کو بہتر طریقہ پر انجام دے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس کیلئے قدرتی طور پر مقرر کئے ہیں۔ اور ہر درجہ میں اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہو۔ اور ان پر عامل ہو +

عورتوں کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے

کہ اپنی علمی اور خداداد قابلیت سے اپنے گھر کو فائدہ پہنچائیں۔ اپنے ان بچوں کو جن سے قوم کی آئندہ امیدیں وابستہ ہیں۔ اس قابل بنانیکی کوشش کریں۔ کہ خدمت ملک و ملت کرسکیں، شفقت مادرانہ بھی ہو۔ اور ساتھ ہی جبر معلمانہ بھی، انہیں دنیا میں بلند ہمتی۔ چال چلن کی پختگی۔ اعلےٰ خیالی سکھائیں۔ اور حقیقی معنوں میں ایک شفیق ماں بنیں۔ اسے محبت نہیں۔ بلکہ دشمنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کہ ماں اپنی ذراسی تسکین کی خاطر اپنی اولاد کی زندگی کی قربانی کردے، اسے بڑی باتیں سیکھنے سے منع نہ کرے۔ یا اسے بلند ہمتی اور عمدہ چال چلن کی تعلیم نہ دے سکے۔ اور اس کے ہر عیب کی پردہ پوشی کرے۔ بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی محبت وہ ہے۔ کہ اولاد کو ہر ممکن طریقے سے خواہ سختی ہو۔ خواہ نرمی کسی قابل بنائے۔ اور اس میں اولوالعزمی پیدا کرے۔

ماں بننے کی حقیقی مستحق وہی عورت ہے۔ جو اپنی خوشیوں اور دلچسپیوں کو اولاد کی خاطر ترک کر کے ان کی اصلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہے۔ اور ان میں اتنا ایثار ہو۔ کہ اولاد ہو جانے پر اپنی مسرتوں کو بھول جائے۔ اور اولاد کی حقیقی معنوں میں تربیت کرے۔ اگر یہ قوم کو میسر ہو گیا۔ تو یہی ترقی نسواں ہے۔

ایک یورپین ماں اپنے بچے کی زندگی صرف اس حالت میں چاہے گی۔ کہ وہ دنیا میں کچھ ہو۔ وہ ہر ایسا ممکن طریقہ عمل میں لائے گی۔ کہ وہ اعلےٰ انسان اور ایک بہترین دماغ رکھنے والا شخص ہو۔ وہاں باوجود ایک نہایت رئیس اور دولتمند شخص کی اولاد ہونے کے اسے نہایت سادہ اور سپاہیانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ تمام دنیا کی اونچ نیچ اسکے سامنے پیش کیجاتی ہے۔ یہانتک کہ دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے دنیا سے خوب واقف ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک ہندوستانی ماں کو بھی اپنی اولاد بہت عزیز ہوتی ہے۔ خواہ وہ دنیا میں نہایت ذلیل پرلے درجے کا فسادی یا جاہل مطلق یا کچھ بھی ہو۔ مگر وہ عام طور پر صرف یہی دعا مانگتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ میرے بچے کی عمر دراز کرے۔ دودھوں نہائے۔ اور پوتوں پھلے۔ اس سے زیادہ اور کسی بات سے سروکار نہیں۔ نہ کبھی اس کی کمی کا حقیقی رنج ہے۔ نہ کبھی اس کی سرزنش کرنا گوارہ رکھا۔ جسکا نتیجہ یہ کہ دنیا میں قدم رکھتے ہی پست ہمت و ناکام رہے۔

کیا زمانہ سلف کی ماؤں کا یہی طریقہ تھا۔ کیا مسلمانوں کی ترقی کے یہی ذرائع تھے۔ نہیں! انکے جذبات کچھ اور ہی تھے۔ اور وہ مائیں بھی درحقیقت ان کی وہ درسگاہیں تھیں۔ جہاں سے ابومسلم۔ ہارون اور مامون جیسے بچے تعلیم پاکر نکلتے تھے۔ وہ زمانہ وہ تھا۔ کہ عورت کی قابلیت اور اسکے تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت یہی تھا۔ کہ اس کے گھر کا ہر فرد اس کے زیر نگرانی رہے۔ اور علم و عمل کے ایسے سانچے میں ڈھلا ہوا نکلے۔ کہ دنیا میں ممتاز ہو۔ دنیا اسے دیکھے اور رشک کرے۔ سو واقعی انہوں نے کر کے دکھایا۔ کیا وہ ہماری جیسی عورتیں نہ تھیں۔ جنہوں نے اپنی اولاد کو اسقدر لائق بنا کر دنیا میں روز روشن کیطرح منور کر کے صدیوں پہلے ہمارے آگے مثالیں پیش کر دیں۔

اگر ہمیں اپنی قوم میں نیک۔ شریف۔ عالی نظر۔ بلند ہمت۔ ہمدرد۔ وطن پرست بچے پیدا کرنے ہیں۔ تو پہلے ہمیں ایسا لٹریچر پیدا کرنا چاہیئے۔ ہمارے مردوں کو تو ایک سر اور ہزار سودا ہے یعنی کسی وقت فرصت نہیں۔ لیکن فارغ البال متوسط حال گھر کی عورتوں کو چونکہ فکر معاش نہیں کرنی پڑتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ فرصت و اطمینان حاصل ہے۔ وہ اس کام کو اپنے ذمے لے لینا۔ اپنا نصب العین بنالیں۔ جو ایک اہم قومی خدمت ہوگی۔ جسکی قوم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے +

ہم عورتوں کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے

کہ روزمرہ کے کاموں اور تقریبوں کے موقع پر فضول خرچی سے ہمیشہ احتراز کریں ۔۔۔۔ اگر ہر گھر میں فارغ البالی رہے گی تو آخر گھروں ہی سے قوم اور ملک بنتے ہیں۔ ساری قوم کی فارغ البالی کا راز اس میں پوشیدہ ہے +

آخر میں اس عاجزہ کی دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ہم سب احمدی بہنوں کو اخوت اسلامی کے زرّین نصب العین کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم اسلام اور اسلامی دنیا کے لئے بجائے ایک عضو معطّل ہونے کے جزو مفید بن سکیں + آمین۔

"خاکسارہ عائشہ صدیقہ بیگم عرف کنیزہ فاطمہ بانو احمدی"
"بنت ڈاکٹر محمد علی خانصاحب احمدی مرحوم افریقوی"
(اہلیہ میر عطاء اللہ خانصاحب احمدی۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اب تک مصباح کے لئے کتنے خریدار مہیّا کئے ؟

آپ نے مصباح کے لئے ابتک کتنے مضامین لکھے ؟

(مینجر)

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے

جب کبھی دنیا میں کفر و شرک بڑھ جاتا ہے اور مخلوق خدا اپنے گناہوں کے باعث خالق سے دور جا پڑتی ہے۔ تو رحمت خداوندی جوش مارتی ہے۔ اور اس رحمت کا یہ ظہور ہوتا ہے۔ کہ کوئی مامور من اللہ دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ جو مخلوق اور خالق کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے۔ اور وہ راہیں جو خدا سے ملانیوالی ہوتی ہیں ان کی لوگوں کو ہدایت کرتا اور سمجھاتا ہے اور اپنے طریق عمل سے دکھاتا ہے۔ یہ طریقہ ہے عبد اور معبود میں یگانگی اور محبت کا یہ ذریعہ ہے۔ اسکے فضل کے جذب کرنیکا یہ راہ ہے۔ اسکے وصل کی اور اسکے برعکس چلنے کا نام گمراہی ہے۔ جو اس سے فصل (جدا ہونے) کی راہ ہے۔ وہ نیک و سعید لوگ جو اس مامور اور مرسل کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ وہ رَاضِیَۃً مَّرضِیَّۃً کا انعام پاتے ہیں اور اسی عالم میں وہ خدا کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ لیتے ہیں۔ جو منکر ہوتے ہیں۔ وہ اپنے انکار کے سبب دن دونی رات چوگنی شرارتوں میں بڑھتے اور اپنی خباثت کا اظہار کرتے ہیں و خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتے

ہیں۔ ہر زمانے کا واقعہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں ذکر کر کے بتلایا کہ ہمیشہ منکر لوگ خسران و تباب میں رہے۔ اور ماننے والے فائز و منصور ہوئے اللہ تعالےٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ نہیں۔ وہ پاک ذات اسی کی ہو جاتی ہے۔ جو اس کا دل سے خواستگار ہوتا ہے۔ اور اسی کی بڑائی دنیا و آخرت ہیں جو اس کے بھیجے ہوئے نبی یا رسول کا ہمنوا ہو جاتا ہے۔ ہمارے زمانے میں بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت نے جوش مارا اور ایک پکارنے والے کی آواز آئی۔ اور اس نے پکار پکار کر کہا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

دُنیا میں ظہر الفساد فی البرّ و البحر کا عالم تھا۔ حقائق اور معارف سے لوگ دور ہو گئے تھے۔ ہر ایک فرقے میں کفر و شرک کسی نہ کسی رنگ میں موجود تھا۔ جو ظاہر ہے۔ خواہ کسی مذہب کے متعلق سرسری نظر ڈال کر دیکھ لو۔ دنیا والوں کے عمل نے خود تقاضا کیا کہ کوئی ایسی ہستی دنیا میں آئے جو لوگوں کو صحیح راستہ پر چلائے۔ جب اس عالم میں امساک باراں ہو تو بارش کی ضرورت ہو گی۔ جب روحانیت پر زوال اور مُردنی شروع ہو گی۔ تو اس کے عروج اور زندگی کے لئے مسیح وقت کی ضرورت ہے۔ جو علاج کی تدابیر پر عمل کرائے، پھر اس پر شور و غوغا بے کار ہے۔ خدا کا شکر کرو۔

اور سجدے میں گر جاؤ۔ کہ اس نے تمہاری عین وقت پر خبر لی۔ اے غافل قوم تو نے مسیح وقت کو بُلایا۔ اور وہ ٹھیک وقت پر آیا۔ اور بالکل اس وقت آیا۔ جب اس کے آنیکی پُرانے صحیفوں میں خبر تھی۔ جسکی آمد کی اطلاع خدا والے لوگ دے چُکے تھے۔ جسکے دیکھنے کی تمنا میں سینکڑوں بزرگ آرزو اور حسرت لیکر دنیا سے چل بسے۔ اے وارفتہ و مدہوش میئے دنیا۔ آ۔ اور اس آبحیات کے چشمۂ صافی سے لب لگا۔ اور اسوقت تک سر نہ اٹھا کہ جبتک خوب سیر ہو کر نہ پی لے۔ خدا کے لئے غور کر۔ اور خدا کا ہو جا۔ تجھ سے پہلے سرکشی کرنے والے کس نتیجہ پر پہنچے۔ تو بھی جس راہ پر گامزن ہے وہ کن لوگوں کا راستہ ہے۔ دلائل اور براہین ہزاروں ہیں لیکن تو اپنے دل کی کتاب عقل کی میزان سے ناپ اور دیکھ۔ لیکن تعصب اور ضد سے علیحدہ ہو کہ یہی ایک شیطانی راہ ہے۔ کہ جس سے کتنے ہوشیار اور عقلمند دُور جا پڑے۔ وہ خدائے پاک ہے۔ اس پر افترا کر کے کبھی کوئی مفتری فلاح نہیں حاصل کر سکتا اور نہ اسکا سلسلہ دنیا میں قائم و برقرار رہ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو خدا کی خدائی میں شک پڑ جا۔ خدا اپنے برتر اپنے محبوب پاک محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اگر تو بھی افترا کرتا تو ہم تیرا ہاتھ پکڑتے اور تیری رگِ گردن کاٹ دیتے۔ یہ ایک کھلا ہوا ثبوت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ دوسرا مدعی نبوت جو۔۔۔ نبوت کا دعوے جھوٹا کرنے والا ہو۔ فائز المرام نہیں ہو سکتا۔ میری ناچیز حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ کہ جب ان منکرانِ احمدیت پر نظر پڑتی ہے۔ کہ جن کو قرآن دانی کا دعویٰ ہے۔ اور جو بڑے بڑے دعوے علم و فضل کے کرتے ہیں۔ کاش وہ ٹھنڈے دل سے سوچتے اور غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ میرے معزز بھائیو اور بہنو! دھوکے میں نہ رہو۔ ہمارے پیارے محمد صلعم کی شان تو دیکھو۔ جو سب نبیوں سے بڑھکر ہے۔ آپ نبی گر ہیں۔ یہ مرتبہ اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کو نہیں دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں ؎

جو کچھ کہ پایا ہمنے اوس یار ہی سے پایا
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

احمدیت کیا ہے۔ محمدی نبوت کا عکس ہے۔ یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں ہے۔ جو غلطیاں مرور زمانہ سے پڑ گئیں۔ ان کو دور کر کے حقیقی اسلام پر چلانا ہے۔ اسی لئے ہم آپ سے عرض کریں گے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے +

(باقی انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ)

راقمہ طاہرہ خاتون بنت محمد ممتاز علیخانصاحب احمدی۔
(محلہ خان زادہ۔ ڈاکخانہ پوروہ ضلع اناؤ۔ (یو۔پی)
۱۲ جولائی ۱۹۳۲ء

نماز کی فلاسفی

نماز کے معنے دعا ہیں۔ اور دعا ہر ایک مذہب میں مانگی جاتی ہے۔ کیا ہندو۔ کیا عیسائی کیا یہودی۔ اور کیا مسلمان۔ سب دعا مانگتے ہیں۔ گویا کہ وہ نماز ادا کرتے ہیں۔ گو ان میں نماز ادا کرنے کے طریقے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن اسلامی اصطلاح میں نماز اس دعا کو کہتے۔ جو ایک مسلمان پنجوقتہ تکبیر سے شروع کرتا ہے +

اور قیام۔ قعود۔ رکوع اور سجود کرتے ہوئے۔ دعا سلامتی یعنے السلام علیکم و رحمۃ اللہ پر ختم کرتا ہے۔ گویا اسلامی نماز دربار الٰہی میں پنجوقتہ حاضری ہے۔ جبکہ ایک مسلم اس احکم الحاکمین کے سامنے اپنی ناچیز ہستی کو لیکر اس کی کبریائی علو مرتبت اور شان کو تسلیم کرتا ہوا۔ اور تحمید و تمجید کرتا ہوا اپنی حاجات اور مشکلات کو عرض کرتا ہے اور اسی سے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتا ہے۔ اس کی نصرتوں۔ فضلوں اور رحمتوں کا خواہشمند ہوتا ہے +

نماز پنج ارکانِ اسلام میں سب سے بڑا لاثانی اور اسلام کے عملی حصّہ کا پہلا اصول ہے دیگر مذاہب میں جن مختلف طریقوں سے دعا مانگی جاتی ہے۔ اسلامی نماز ان تمام دعاؤں اور طریقوں کا مجموعہ ہے۔ نماز میں انسان اپنی زبان اور افعال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اقرار کرتا ہے ۔ کہ دنیا کی مختلف اقوام جس جس طریق سے بھی اپنی عبودیت کا اظہار کرتی ہیں ۔ اے خدا میں تیرے حضور مجموعی طور پر ان سب طریقوں سے تیری معبودیت کا اقرار کرتا ہوں ۔ یہ نظارہ صرف نمازی ہی کو نہیں ۔ بلکہ دیکھنے والے کو بھی متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ؛

نماز کو معراج المومنین کہا گیا ہے ۔

یعنے مومن کے لئے معراج اور ترقی کا ذریعہ ہے ۔ یہ مومن اور کافر میں تمیز کرنے والی ہے ۔ نماز کے متعلق آیا ہے ۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَھُوَ کَافِرٌ ۔ کہ جو بالارادہ نماز چھوڑتا ہے ۔ وہ کافر ہے ۔ اور کافر کے لئے دوزخ ہے ۔ قرآن کریم میں آتا ہے ۔ جب فرشتے دوزخیوں سے پوچھینگے کہ کیوں بھائی تمہارے دوزخ میں ڈالیجانیکی کیا وجہ ہے ۔ وہ حسرت بھرے دل سے جواب دیں گے ۔ کہ ہم بے نماز تھے ۔ فارسی میں بھی کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

روز محشر کہ جانگداز بود ؛ اولیں پرسشِ نماز بود

یعنے قیامت کے روز پہلا ہی سوال ہوگا ۔ کہ کیا تم نے نماز پڑھی ؛

اسلام کے پانچ ارکانوں میں سے ایک نماز ہی ہے ۔ جو کہ ہر فرد و بشر پر پڑھنی لازم ہے ۔ اور سب رکنوں کی ادائیگی میں شرائط ہیں ۔ لیکن اس کے لئے کوئی شرط نہیں ۔ مثلاً روزہ مریض ہونے کی حیثیت میں اور مسافرت میں معاف ہے ۔ پھر حج کے لئے استطاعت مالی ۔ جانی اور بدنی کی شرط ہے ۔ پھر زکوٰۃ کیلئے شرط ہے ۔ کہ اگر مال ہو تو زکوٰۃ دو ۔ ورنہ نہیں ۔ لیکن اسکے متعلق کیا حکم ہے ؟ کہ چھوٹے بچے کو نماز پڑھانی شروع کرو ۔ صحت کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہو ۔ کھڑے نہیں ہو سکتے ۔ تو بیٹھکر پڑھو ۔ بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو ۔ غرضیکہ پڑھنی ضرور ہے ۔ گویا یہ ایسا عظیم الشان رکنِ اسلام ہے ۔ کہ جو اس کا تارک ہے وہ درحقیقت اسلام کا تارک ہے ۔ اور جب وہ نماز ادا ہی نہیں کرتا ۔ وہ جھوٹا اور منافق ہے ۔ اسکا اور کام مومنین کوئی حصہ نہیں ۔ اور اس کا کوئی دینی کام اللہ تعالےٰ کے حضور کچھ حیثیت نہیں رکھتا ۔ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"میں نے جہاں تک غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں ۔ کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے خواہ وہ عیبوں میں کہاں تک نکل جائے ، اس کے لئے پھر بھی بچاؤ اور نجات کی صورت ہے ۔ لیکن جو شخص نماز نہیں پڑھتا ۔ وہ خواہ کسقدر بھی نیکیاں بجالائے ۔ اس کے لئے پھر بھی خطرہ ہے ۔ میرے نزدیک سال میں ایک نماز چھوڑنے والا ہی تارک نہیں ۔ بلکہ پندرہ سال میں بھی ایک نماز چھوڑنیوالا تارک ہے ۔ کیونکہ ایک ہی کڑی ہے ۔ جو خدا اور بندے کے درمیان ہے ۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ صرف نماز ہی ہے۔ جو قوم نماز کی پابند رہے گی۔ وہ ہر وقت بچی رہے گی۔ نماز عبودیت کا پہلا قدم ہے۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے۔ اُسے میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس کو کبھی بھی ایمان کی موت نصیب نہ ہو گی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ پیش آئیگا۔ کہ جسکی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو گا۔ اور اسی طرح بے ایمان ہو کر مرے گا +

نماز تعلق باللہ قائم کرنیکا نہایت ہی زبردست ذریعہ ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ تمام عیبوں سے اور منزّہ ہے تمام نقصوں سے۔ اس لئے نماز نے جسکا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑ دیا۔ وہ گویا نماز کے ذریعہ خود پاک ہو گیا تب ہی وہ پاک کے ساتھ مل گیا اور اس طرح نماز کی ایک غرض یہ ہوئی۔ کہ یہ گناہوں اور بدیوں سے پاک کرتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ لیکن اگر اسکو چھوڑ بھی دیا جائے۔ کہ نماز اللہ تعالیٰ کیساتھ بندے کا تعلق پیدا کرتی ہے۔ تو یہ ہم کو ایسی تعلیم بھی دیتی ہے جسپر کامل طور پر عمل کر کے انسان اپنی زندگی کے ہر ایک شعبے میں اعلےٰ ترقی کر سکتا ہے +

امید ہے بہنیں مندرجہ بالا مضمون پڑھکر نماز کیطرف زیادہ توجہ دیں گی۔ اور اسے وقت پر ادا کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کریں گی۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کونسا عمل اللہ تعالےٰ کو زیادہ پسند ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ نماز اپنے وقت پر +

لیکن اخباروں کے صفحے کالے کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جبتک کہ ان پر عمل نہ کیا جائے کیا میں امید رکھوں کہ مصباحی بہنیں میری اس مضمون سے کوئی فائدہ حاصل کرینگی؟ +

(فرخندہ اختر فرخ بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس)

ضروری گذارش

تمام بہنوں کو سالانہ جلسہ کے موقع پر نمائش دستکاری خواتین کو شاندار بنانے کے لئے ہر طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز اسباب کا بھی ضرور اندازہ فرمالیں۔ کہ ایسی اشیاء بھیجیں جو یہاں کے ہر طرح مناسب حال ہوں۔ اگر یہاں کے متعلق اندازہ نہ فرماسکیں تو بذریعہ پوسٹ کارڈ دریافت فرماسکتی ہیں تاکہ انہیں فروخت کرنے میں دقت نہ ہو + والسلام

(عاجزہ منتظمہ نمائش قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران مصباح بیرون ہند

ہندوستان کے باہر جو مصباح کے خریدار ہیں ان میں سے اکثر کا مرسلہ چندہ ختم ہو چکا ہے چونکہ ان کے نام وی۔ پی نہیں ہو سکتے اس لئے محض یاد دہانیوں پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن کسی ایک نے ابھی توجہ نہیں فرمائی۔ اسلئے آخری بار بذریعہ اخبار یاد دہانی ہو رہی ہے۔ مہربانی فرما کر اپنا اپنا نام دیکھکر ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء تک کا بقایا بحساب تین روپے آٹھ آنے سالانہ اور آئندہ ۱۹۳۳ء یعنے جلد ہفتم کیلئے پیشگی چندہ بھجوا دیں۔ پوسٹل آرڈر بھیجیں تو اسے کراس مارک نہ کریں۔ صرف ڈاکخانہ سے قابل وصول ہو۔ اپنا نام اور پتہ پورا لکھنا چاہیئے۔ تا غلط فہمی نہ ہو۔

پتہ:۔ مینیجر مصباح "قادیان" ضلع گورداسپور "پنجاب"

نمبر خریداری	نام	کب چندہ ختم ہوا
۸۳	ڈاکٹر ایم۔ ایس نواز	دسمبر ۱۹۳۱ء
۱۱۲	مسز ڈاکٹر فضل الدین	دسمبر ۱۹۳۱ء
۱۱۴	حاجی عبد الطیف صاحب	دسمبر ۱۹۲۹ء
۱۱۵	شیخ منظور واحد صاحب	دسمبر ۱۹۲۸ء
۱۰۹۶	شیخ صالح محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۰ء
۴۱۱	این کے ملک احمدی	فروری ۱۹۳۱ء
۴۷۴	ڈاکٹر بی ڈی احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء
۴۸۱	بابو محمد عالم صاحب	مارچ ۱۹۳۱ء
۴۸۷	مرزا عبد الغنی صاحب	اپریل ۱۹۲۸ء
۵۸۰	سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب	جولائی ۱۹۲۸ء
۶۸۲	عبد الرحمن صاحب قاسم	فروری ۱۹۳۱ء
۷۷۸	مس سعیدہ صاحبہ	دسمبر ۱۹۲۹ء
۸۱۱	فاطمہ یعقوب علی	فروری ۱۹۲۹ء
۸۲۷	مسز الہٰی بخش صاحب بھٹو	جولائی ۱۹۳۰ء
۸۸۹	جناب محمد صدر علی صاحب	مئی ۱۹۲۹ء
۸۹۰	جناب عثمان مقصود علی صاحب	مئی ۱۹۳۰ء
۹۳۷	جناب عبد الکریم صاحب	اپریل ۱۹۳۰ء
۱۱۶۸	جناب معراج الدین صاحب	اپریل ۱۹۳۲ء
۱۱۴۶	ڈاکٹر احمد الدین صاحب	مئی ۱۹۳۱ء
۱۱۲۵	جناب نظام الدین صاحب	نومبر ۱۹۳۱ء
۱۱۳۰	محترمہ رحمت بی بی معرفت محمد یوسف صاحب	دسمبر ۱۹۳۰ء
۱۰۷۷	مسز این۔ اے ایچ۔ ملک	اپریل ۱۹۳۱ء
۱۰۷۸	جناب محمد الدین صاحب	اپریل ۱۹۳۲ء
۱۰۷۹	مسز عبد العزیز صاحب	جون ۱۹۳۱ء
۱۰۶۵	مسز رضیہ معرفت قمر الدین صاحب	مئی ۱۹۳۱ء
۹۸۶	ڈاکٹر اے۔ ڈی احمدی	دسمبر ۱۹۳۱ء

عطیہ کا شکریہ

مکرم بابو غلام حسین صاحب ضانی دہلی نے ۲۵ روپے کی رقم مصباح کیلئے ارسال فرمائی ہے اور بہت سے خریدار بھی دیئے ہیں۔ مضامین بھی بھجواتے ہیں۔ اگر ایسے ایک سو ہمدرد مصباح کے لئے ہوں۔ تو اس کے خریدار اتنے ہو سکتے ہیں۔ جو مصباح۔ اپنا خرچ آپ نکال سکے انشاءاللہ تعالیٰ: محسن موصوف کو جزاء خیر بخشے اور ان کے اہل و عیال کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اللّٰہم آمین (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھولوں میں انگریزی حروف تہجی

یہ پھولوں میں حروف تہجی کاڑھے ہوئے نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں رومال کے کونوں پر یا غلاف تکیہ۔ میز پوشس پران سے۔ ایمبرسی۔ فارگٹ می ناٹ کاڑھیں۔ گڈ نائیٹ ویلکم وغیرہ فقرات بنا کر ٹریس کر کے کاڑھ لیں۔ دستی رومال کے کونوں پر اپنے نام کا مخفف لکھیں مثلاً اگر کسی کا نام اعجاز مبارک ہو۔ تو M۔ A لکھا جائے گا اسی قسم کے پھولدار ہندسے۔ آنک بھی دیئے جاتے ہیں

نوٹ:۔ حروف کو حسب منشا بڑا چھوٹا کر سکتے ہیں

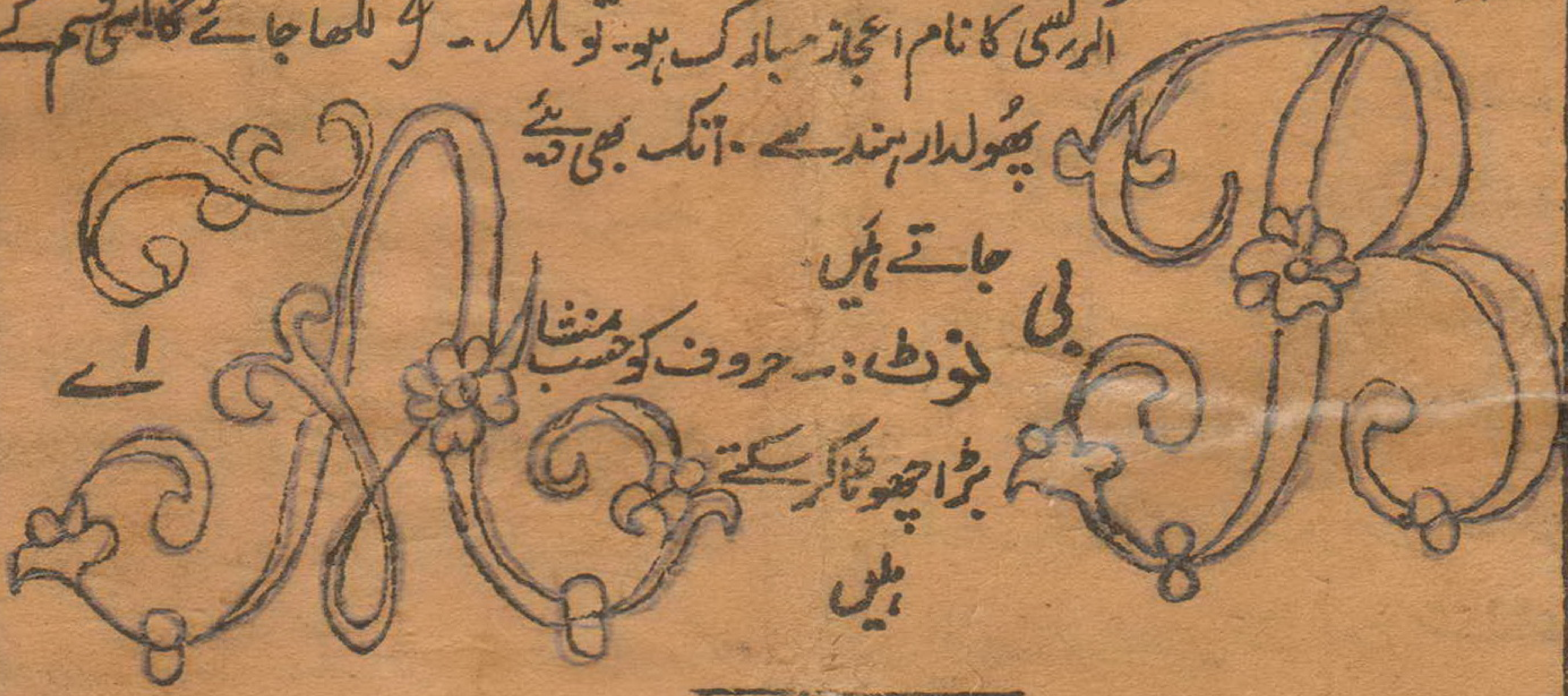

نسیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے دفتر قادیان سے شائع کیا